4

معیشت — اس کے معنی اور اقسام

(ECONOMY—ITS MEANING AND TYPES)

ہرایک معیشت کا مقصد سوسائٹی کے ذریعہ پہچان کردہ اور حاصل، محدود یا قلیل ہوتے ہوئے وسیلوں کو بروئے کار لا کر انسانی ضروریات کی تشفی و تسلی کرنا ہوتا ہے۔ اشیا اور خدمات کی پیداواری اور تصرف سے ان ضروریات کی تشفی کی جا سکتی ہے۔ پیداوار کے لیے کچھ معاشی مشغلوں میں پیداوار کے عوامل ملوث ہوتے ہیں۔ یہ معاشی مشغلے معاشی ایجنٹوں کے لیے آمدنی کا سبب بنتے ہیں جنھیں یا تو صرف کیا جا سکتا ہے یا محفوظ یا کسی چیز پر خرچ (invest) کیا جا سکتا ہے۔ ان منافع بخش معاشی مشغلوں اور مجتمع آمدنی (کمائی/earning) کی وجہ سے ہی کچھ ممالک تیزی سے نمو کرتے ہیں جب کہ کچھ دیگر اتنی اعلیٰ شرح نمو (growth rate) حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ کچھ معیشتیں تو ترقی یافتہ معیشتوں کا رتبہ حاصل کر لیتی ہیں جب کہ کچھ دیگر کم ترقی یافتہ معیشتیں رہ جاتی ہیں یا پھر ترقی پذیر معیشتوں کی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ انھیں امیر اور غریب معیشتیں بھی کہتے ہیں۔ وسیلوں کی ملکیت کی بنیاد پر بھی ہم معیشتوں پر نگاہ ڈال سکتے ہیں۔ مہیا وسیلے نجی ملکیت بھی ہو سکتے ہیں اور مجموعی ملکیت بھی۔ اس طرح کسی معیشت اور ان کی سطح ترقی کو دیکھنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ اس سبق میں ہم سادہ طریقہ سے ان تمام اصطلاحات کو بیان کریں گے تا کہ آپ معیشت کے معنی اور نوعیت سمجھ سکیں اور امتیاز کر سکیں اور اس کی مختلف اقسام کو سمجھ سکیں۔

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ درج ذیل باتوں سے واقف ہو سکیں گے:

- معیشت کے معنیٰ بیان کر سکیں؛
- ملکیت اور وسائل کے کنٹرول کی بنا پر اور اس کے ساتھ ترقی کی سطح کی بنیاد پر معیشت کی مختلف اقسام کے مابین امتیاز کر سکیں؛

- معاشی ترقی اور معاشی نمو کے معنیٰ سمجھ سکیں؛
- معاشی نمو اور معاشی ترقی کے مابین امتیاز کر سکیں؛
- معاشی ترقی کے اہم ڈٹرمنینٹوں Determinants/ تعین کاروں) کو سمجھ سکیں۔

4.1 کسی معیشت کے معنی (Meaning of an economy)

انسانی ضروریات کی تشفی (satisfaction) کے لیے معیشت ایک انسان ساختہ تنظیم ہوتی ہے۔ اے۔ جے براؤن کے مطابق ''کوئی معیشت ایک ایسا نظام ہوتا ہے کہ جس کے ذریعہ لوگ روزگار حاصل کرتے ہیں'' جس انداز میں کوئی شخص روزی حاصل کرتا ہے وہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر مختلف ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ میں روزگار حاصل کرنا آسان تھا مگر تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ کام زیادہ پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ کوئی شخص جس طریقہ سے روزی کماتا ہے وہ قانونی اور جائز(legal and fair) ہونا چاہیے۔ کوئی شخص ناجائز اور غیر قانونی طریقوں۔ جیسے ڈکیتی، اسمگلنگ۔ سے بھی پیسہ کما سکتا ہے مگر اسے منافع بخش معاشی مشغلہ یا روزگار حاصل کرنے کا نظام نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس طرح یہ کہنا مناسب رہے گا کہ معیشت ایسا فریم ورک ہے کہ جہاں تمام معاشی مشغلے انجام دیئے جاتے ہیں۔''

معیشت کے کچھ نمایاں خدوخال مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ معاشی ادارے انسان ساختہ ہوتے ہیں۔ اس طرح معیشت ایسی ہوتی ہیں جیسا ہم اسے بناتے ہیں۔

2۔ معاشی اداروں کو تشکیل کیا جاسکتا ہے، تباہ کیا جاسکتا ہے، بدلا یا تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر یو ایس ایس آر میں 1917 میں سرمایہ دارانہ نظام کو کمیونزم سے بدل دیا گیا اور سابقہ یو ایس ایس آر کے ذریعہ 1989 میں سلسلہ وار معاشی اصلاحات کے ذریعہ کمیوزم کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ 1947 میں آزادی حاصل کر لینے کے بعد معاشی اور سماجی اصلاحات کے ذریعہ ہم نے زمینداری نظام کا خاتمہ کر دیا اور کئی ایک زمینی اصلاحات کیں۔

3۔ معاشی مشاغل کی سطح تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

4۔ صارفین اور پیدا کار یکساں اشخاص ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ دہرے کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ پیدا کار کی حیثیت سے وہ کام کرتے اور کچھ خاص اشیا اور خدمات پیدا کرتے ہیں۔ اور بحیثیت صارفین وہ انھیں صرف کرتے ہیں۔

5۔ پیداوار صرف اور اصل کاری کسی معیشت کی بڑی اہم کاروائیاں ہوتی ہیں۔

6۔ ماڈرن پیچیدہ معیشتوں میں ہم مبادلہ واسطہ (medium of exchange) کی حیثیت سے زر (money) کا استعمال کرتے ہیں۔

7۔ آج کل معیشت میں سرکار کی دخل اندازی کو ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے اور تمام طرح کے معاشی نظام میں قیمتوں اور مارکیٹ قوتوں (prices and market forces) کے آزادانہ انجام دہی کو فوقیت دینے کی خواہش میں اضافہ

نوٹس

ہورہا ہے۔

4.2 معیشت کی اقسام (Types of an Economy)

جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ معیشت انسان ساختہ ایسا نظام ہوتا ہے جسے سماج کی ضرورتوں کے مطابق تشکیل کیا جاسکتا ہے۔ تباہ وبرباد کیا جاسکتا یا تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل کسوٹیوں کی بنیاد پر ہم مختلف قسم کے معاشی نظامات میں امتیاز کرسکتے ہیں۔

4.2.1 وسائل یا پیداواری کے ذرائع پر کنٹرول اور ملکیت کی بنیاد پر

(On the basis of ownership and control over Means of Production or Resources)

پیداوری کے ذرائع یا وسیلے یا تو ذاتی (پرائیویٹ) ملکیت میں (اس انداز میں) رہتے ہیں کہ جہاں منافع حاصل کرنے کے مقصد سے مالک کو انھیں (ذرائع) یا وسیلوں کو) استعمال کرنے کی مکمل انفرادی آزادی حاصل ہوتی ہے یا پھر یہ ہوتا ہے کہ ان کو مجموعی ملکیت (سرکاری کنٹرول) کے تحت رکھ کر انھیں مجموعی طور پر پوری سوسائٹی کی مجموعی خوش حالی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انفرادی آزادی کی ڈگری کی کسوٹی اور منافع حاصل کرنے کے مقصد کی بنیاد پر معیشت کو مندرجہ ذیل عنوانات سے نوازا جاسکتا ہے۔

(a) سرمایہ دارانہ یا آزاد کاروبار والی معیشت (Capitalist or free enterprise economy)

(b) سوشلسٹ یا مرکزی طور پر منصوبہ بند معیشت (Socialist or centrally planned economy)

(c) ملی جلی/مخلوط معیشت (Mixed economy)

اب ہم ان معیشتوں کے خاص خاص اوصاف مختصراً بیان کریں گے:

(A) سرمایہ دارانہ معیشت (Capitalist Economy)

سرمایہ دارانہ یا آزاد کاروبار معیشت (free enterprise economy) سب سے پرانی شکل ہے۔ پرانے ماہران معیشت (laissez fair) والی پالیسی یعنی ''آزاد چھوڑ دو'' کی حمایت کرتے تھے۔ وہ معاشی مشغلوں میں کم سے کم سرکاری دخل اندازی کی وکالت کرتے تھے۔ سرمایہ دارانہ معیشت کے خاص خدوخال مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) پرائیویٹ پراپرٹی یا نجی جائداد (Private Property)

سرمایہ داری والے نظام میں ہر شخص کو اپنی ذاتی نجی جائداد رکھنے کا حق ہے۔ کوئی بھی فرد جائداد حاصل کرسکتا ہے اور اپنے کنبہ کے فائدہ کے لیے کام میں لاسکتا ہے۔ زمین، مشینوں، کانوں (Mine) فیکٹریوں کی ملکیت اور منافع کمانے اور دولت جمع کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ اس شخص کی موت کے بعد یہ جائداد اس کے قانونی وارثوں کو منتقل ہوجاتی ہے۔

اس طرح نجی جائداد کا یہ ادارہ عرصہ تک موروثیت کے حق کے تحت برقرار رہتا ہے۔

(ii) کاروبار کی آزادی (Freedom of enterprise)

سرمایہ دارانہ معیشت میں حکومت وقت کا اپنے شہریوں کے پیداواری فیصلوں سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔ افراد کو کسی بھی پیشہ کا انتخاب کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ کاروبار کی آزادی کا مطلب ہے کہ تجارتی فرم کو وسیلوں کو حاصل کرکے انھیں کسی بھی شے یا خدمت کی پیداوار میں استعمال کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ فرموں کو اپنا تیار مال مارکیٹ میں اپنی مرضی سے فروخت کرنے کی بھی آزادی ہے۔ کامگار کو اپنے آجر(employee) کا انتخاب کرنے کی بھی آزادی ہوتی ہے۔ چھوٹی تجارتی اکائیوں میں مالک بذات خود پیداوار(production) کا جوکھم اٹھاتا ہے اور پھر نفع یا نقصان بھی وہی کماتا ہے۔ مگر ماڈرن کارپوریشنوں میں حصہ دار(shareholders) جوکھم اٹھاتے ہیں اور تنخواہ بردار ڈائریکٹر اس تجارت کا انتظام وانصرام کرتے ہیں۔ اس طرح نفع حاصل کرنے کے لیے اب اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ فرد واحد اپنے راس المال (Capital) کی نگرانی بھی خود ہی کرے۔ حکومت یا کوئی دیگر ایجنسی کامگاروں پر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کرتی کہ وہ اپنی مرضی سے کسی خاص صنعت میں شمولیت اختیار نہیں کرسکتے یا اپنی مرضی سے اسے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔ کوئی بھی کامگار ایسا پیشہ چنتا ہے جس سے اسے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل ہوسکے۔

(iii) صارف کا اقتدارِ اعلیٰ (Consumer's Sovereignty)

سرمایہ دارانہ معیشت میں صارفین تو بادشاہوں کی طرح ہوتے ہیں۔ انھیں پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنی آمدنی ایسی اشیا اور خدمات پر خرچ کریں جن سے انھیں زیادہ سے زیادہ تشفی حاصل ہوسکے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں، پیداوار کی رہنمائی صارف کی پسند کرتی ہے۔ صارفین کی اسی آزادی کو صارف کے اقتدار اعلیٰ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(iv) منافع کی چاہ (Profit motive)

سرمایہ دارانہ نظام میں خود غرضی یا مطلب پرستی ہی رہنمائی کرنے والا اصول ہوا کرتا ہے۔ کارانداز (entrepreneurs) جانتے ہیں کہ پیداواری سے متعلقہ دیگر تمام عوامل کی ادائیگی کردینے کے بعد ہی انھیں نفع یا نقصان حاصل ہوگا۔ اسی لیے ان میں اس بات کا شوق پایا جاتا ہے کہ وہ اپنا مابا‌قی منافع (residual profit) کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے لاگت کو کم سے کم اور ماحصل (revenue) کو زیادہ سے زیادہ کردیں۔ اس سے سرمایہ دارانہ معیشت ایک اثر آفریں(efficien) اور خود ترتیبی (self regulated) معیشت بن جاتی ہے۔

(v) مقابلہ آرائی (Competition)

سرمادیہ دارانہ نظام میں کسی فرم کے داخلہ یا اخراج پر کوپابندی عائد نہیں ہوتی۔ ایک خاص شے یا خدمت کو فراہم کرنے کے لیے بڑی تعداد میں پیداکار موجود رہتے ہیں اور اسی لیے کسی بھی فرم کو معمولی سے زیادہ نفع حاصل نہیں ہوسکتا۔ سرمادیہ

دارانہ معیشت میں مقابلہ آرائی کو بنیادی خدوخال قرار دیا جاسکتا ہے اور صارفین کو استحصال (exploitation) سے بچانے کے لیے یہ بات ضروری بھی ہے۔ حالانکہ ان دنوں بڑے سائز اور زیادہ پیداوار کی وجہ سے اجارہ دارانہ رجحانات (monopolistic tendency) بھی پیدا ہوئے ہیں مگر اس کے باوجود زیادہ تر فرموں کے مابین مقابلہ آرائی بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

(vi) بازاروں اور قیمتوں کی اہمیت (Improtance of markets and prices)

نجی جائداد، پسند کی آزادی، منافع کی چاہ اور مقابلہ آرائی جیسے نمایاں خدوخال کے سبب قیمت میکانیزم (Price mechanism) کو بھی آزادانہ اور موثر کن انداز میں کارگزاری انجام دینے کے لیے جگہ پیدا ہوجاتی ہے۔ سرمایہ دارانہ معیشت لازمی طور پر ایک بازاری معیشت ہے جہاں ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے۔ کسی صنعت میں طلب و رسد (demand and supply) کی قوتیں قیمت کو متعین کرتی ہیں۔ جو فرم ایک خاص قیمت سے ہم آہنگی پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے عام سا منافع کماتی ہے اور جو اس میں ناکام رہتی ہیں وہ اکثر صنعت کو خیر باد بھی کہہ دیتی ہے۔ پیداکار وہی اشیا پیدا کرے گا جو اسے زیادہ منافع دیں گی۔

(vii) سرکاری دخل اندازی کی غیر موجودگی (Absence of government interference)

آزادانہ کاروبار یا سرمایہ دارانہ معیشت میں نظام قیمت (price system) ایک ربط پیدا کرنے والے ایجنٹ (coordinating agent) کی طرح کا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حکومت کی داخل اندازی یا امداد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حکومت کا کردار تو یہ ہوتا ہے کہ وہ بازاروں (markets) کو آزادانہ اور اثر آفریں انداز میں کام انجام دیتے رہنے میں مدد فراہم کرائے۔

آج کی دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism in today's word)

آج کل خالص سرمایہ دارانہ نظام تو دنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ یو۔ایس۔اے، یو۔کے، فرانس، نیدرلینڈ، اسپین، پرتگال، آسٹریلیا وغیرہ ایسے سرمایہ دارانہ ممالک کے طور پر جانے جاتے ہیں جن کی حکومتیں معاشی ترقی میں سرگرم کردار ادا کرتی ہیں۔

(B) سوشلسٹ معیشت (Socialist Economy)

سوشلسٹ یا مرکزی طور پر منصوبہ بند (centrally planned) معیشتوں میں تمام پیداواری وسائل کی مالک حکومت ہوتی ہے اور سماج کے مجموعی مفاد میں حکومت میں اسے کنٹرول کرتی ہے۔ ایک مرکزی پلاننگ اتھارٹی ہی تمام فیصلے لیتی ہے۔ سوشلسٹ معیشت میں مندرجہ ذیل خصوصیات (خدوخال) ہوتی ہیں۔

(i) پیداواری کے ذرائع پر اجتماعی ملکیت

(Collective ownership of means of production)

سوشلسٹ معیشت میں ذرائع پیداوار پر لوگوں کی جانب سے حکومت کا قبضہ ہوتا ہے۔ پرائیویٹ ملکیت کا کوئی بھی ادارہ باقی نہیں رہنے دیا جاتا اور کسی بھی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ کسی پروڈکشن یونٹ (پیداواری اکائی) کا مالک بن سکے یا دولت جمع کرے اور اسے اپنے وارثوں کو منتقل کرے۔ البتہ لوگ اپنے ذاتی استعمال کے لیے کچھ پائیدار صارف اشیا کے مالک ضرور ہو سکتے ہیں۔

(ii) سماجی فلاحی مقصد (Social walfare objective)

حکومت جو فیصلے بھی کرتی ہے ان کا مقصد کسی فرد واحد کے منافع کو انتہائی عروج پر پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذہن میں سماجی فلاح و بہبود (خوشحالی) کو انتہائی عروج تک پہنچانا ہوتا ہے۔ طلب و رسد کی قوتیں کوئی اہم کردار ادا نہیں کرتی ہیں۔ بہبودی مقصد کو ذہن میں رکھ کر ہوشیاری سے فیصلے کیے جاتے ہیں۔

(iii) مرکزی منصوبہ بندی (Central Planning)

سوشلسٹ معیشت کی ایک نمایاں خصوصیت معاشی منصوبہ بندی کرنا ہوتی ہے۔ سینٹرل پلاننگ آتھورٹی قومی فوقیتوں (National priorities) اور وسائل کی فراہمی کو ذہن میں رکھتے ہوئے وسیلوں کو مختص کرتی ہے۔ موجودہ اور مستقبل کی ضرورتوں کے پیش نظر حکومت پیداوار، صرف (consumption) اور سرمایہ سے متعلقہ تمام معاشی فیصلے خود کرتی ہے۔ منصوبہ بندی کرنے والے ارباب اختیار مختلف سیکٹروں کے لیے اہداف (targets) مقرر کرتے ہیں اور وسائل کے اثر آفریں استعمال کو یقینی بناتے ہیں۔

(iv) نامساویت میں تخفیف (Reduction of Inequlities)

سرمایہ دارانہ معیشت میں نجی جائداد اور وراثت دراصل نامساویت کی اصل جڑ ہوتے ہیں۔ ان جڑ واں اداروں کو ختم کر کے سوشلسٹ معاشی نظام میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ آمدنی میں واقع اس نامساوات کو کم کردے۔ یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ آمدنی اور دولت میں کامل مساوات (perfect equlity) نہ تو مطلوب ہوتی ہے اور نہ ہی قابل عمل ہوتی ہے۔

(v) طبقاتی تصادم کی غیر موجودگی (No class conflict)

سرمایہ دارانہ معیشت میں کامگاروں اور مینجمنٹ کے مفادات مختلف ہوتے ہیں۔ دونوں ہی اپنے اپنے (انفرادی) منافعوں اور آمدنیوں کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ معیشت میں اس سے طبقاتی تصادم پیدا

ہوجاتا ہے۔سوشلزم میں طبقات کے مابین مقابلہ آرائی نہیں ہوتی۔ ہر شخص ایک کامگار ہے لہٰذا طبقاتی تصادم بھی نہیں ہو پاتا۔سب کے سب ہم کار(co-workers) ہوتے ہیں۔

آج کی دنیا میں سوشلزم (Socialism in today's world)

روس، چین اور مشرقی یورپ کے کئی ممالک کو سوشلسٹ ممالک کہا جاتا ہے۔مگر اب ان میں تبدیلی آرہی ہے اور وہ لوگ بھی معاشی ترقی کے لیے اپنے ممالک میں آزاد خیالی(liberalisation) کی ہمت افزائی کر رہے ہیں۔

(C) مخلوط معیشت (Mixed Economy)

مخلوط معیشت میں سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کی سب سے عمدہ خصوصیات کو یکجا کر دیا جاتا ہے۔اس طرح مخلوط معیشت میں دونوں یعنی آزاد کا کاروبار یا سرمایہ دارانہ معیشت اور حکومت کے کنٹرول والی سوشلسٹ معیشت کے کئی عناصر موجود ہوتے ہیں۔مخلوط معیشت میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر شانہ بہ شانہ موجود رہتے ہیں۔مخلوط معیشت کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں:

(i) پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں کا وجود باہمی

(Co-existance of public and private sectors)

پرائیویٹ سیکٹر ایسے پروڈکشن یونٹوں پر مشتمل ہوتا ہے جو پرائیویٹ مالکان کی ملکیت ہوتے ہیں اور منافع حاصل کرنے کی خواہش کے تحت کام کرتے ہیں۔ پبلک سیکٹر ایسی پیداواری اکائیوں(Production units) پر مشتمل ہوتا ہے جو حکومت کی ملکیت میں ہوتے ہیں اور سماجی بہبود کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ایک سیکٹر کے معاشی مشغلوں کے علاقوں کی عام طور پر نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کو کنٹرول کرنے اور اس میں باقاعدگی لانے کے لیے حکومت مختلف پالیسیوں جیسے لائسینسنگ پالیسی، ٹیکسیشن پالیسی، پرائس پالیسی، مالی پالیسی اور مالیاتی(fiscal) پالیسی کا استعمال کرتی ہے۔

(ii) انفرادی آزادی (Individual freedom)

انفرادی طور پر لوگ ایسے معاشی مشغلے اختیار کرتے ہیں جن سے ان کی انفرادی آمدنی میں حتی الامکان حد تک زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوجائے۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے اور من پسند انداز میں (پسند کے مطابق) صرف کرنے کے معاملہ میں بالکل آزاد ہوتے ہیں۔لیکن پیدا کاروں کو اس بات کی آزادی نہیں دی جاتی کہ وہ محنت کشوں اور صارفین کا استحصال کر پائیں۔لوگوں کی خوش حالی کو ذہن میں رکھتے ہوئے حکومت کچھ پابندیاں عائد کرتی ہے۔

مثال کے طور پر حکومت ایسی چیزوں کی پیداوار اور ان کے صرف پر پابندیاں عائد کرسکتی ہے جو نقصان دہ ہوں۔مگر

سماج کی بھلائی کے لیے بنائے جانے والے قواعد وضوابط (rules and regulations) اور حکومت کے ذریعہ عائد پابندیوں کے تحت رہتے ہوئے بھی پرائیویٹ سیکٹر مکمل طور پر آزادی کے مزے لیتا ہے۔

(iii) معاشی منصوبہ بندی (Economic Planning)

معیشت کی ترقی میں پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے ذریعہ ادا کردہ کردار کے سلسلہ میں حکومت طویل مدتی منصوبہ بناتی اور فیصلے صادر کرتی ہے۔ پبلک سیکٹر تو بلاواسطہ طور پر حکومت کے کنٹرول میں رہتا ہے اور وہی ان کے پیداواری اہداف اور منصوبے تیار کرتی ہے۔ قومی ترجیحات کے مطابق پرائیویٹ سیکٹر کی ہمت افزائی کی جاتی ہے اور ترغیب اور امداد اور سبسی ڈیز (Subsidies)/اعانت فراہم کرائی جاتی ہے۔

(iv) قیمت میکانیزم (Price Mechanism)

وسائل کو مختص کرنے میں قیمتیں نہایت اہم کردار کرتی ہیں۔ کچھ سیکٹروں میں نفاذی قیمتوں کی پالیسی (Policy of administered prices) اختیار کی جاتی ہے۔ ہدف جماعت (target group) کی مدد کرنے کے لیے حکومت پرائس سبسی ڈیز (Price subsidies)/ قیمت اعانتیں بھی فراہم کرتی ہے۔ حکومت کا مقصد تو عوامی بہبود وخوش حالی کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہوتا ہے۔ جن لوگوں میں بازای قیمت پر اشیا خریدنے کی سکت نہیں ہوتی انھیں حکومت یا تو مفت اشیا فراہم کراتی ہے یا بازاری قیمت سے کم قیمت پر (اعانتی قیمت پر) اشیا فراہم کراتی ہے۔

اس طرح مخلوط معیشت میں زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ انفرادی آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور سماج کے کمزور تر طبقات کے مفادات کی حفاظت کرنے کے لیے حکومت بھی مدد دیتی ہے۔

ہندوستانی معیشت کو مخلوط معیشت تصور کیا جاتا ہے کیوں کہ اس میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں کے کام کرنے کے عمدہ طور پر معروف (well defined) علاقے موجود ہیں اور معاشی منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔USA، UK وغیرہ جیسے ممالک کہ جو سرمایہ دارانہ ممالک کہلاتے تھے اب وہ بھی مخلوط معیشتیں کہلانے لگے ہیں کیوں کہ وہاں کی حکومتیں بھی معاشی ترقی میں سرگرم کردار ادا کرتی ہیں۔

متن پر مبنی سوالات 4.1

1۔ مندرجہ ذیل کونسے بیانات صحیح ہیں اور کونسے غلط؟

i) وسائل کی ملکیت کی بنیاد پر ہم معیشت کو امیر معیشت اورغریب معیشت میں درجہ بند کر سکتے ہیں۔

ii) سوشلسٹ معیشت کا مقصد سماجی بہبود وخوش حالی کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہوتا ہے۔

iii) پسند کی آزادی، منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنا اور نجی جائداد کسی سوشلسٹ معیشت کے امتیازی خواص ہوتے ہیں۔

iv) مخلوط معیشت میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

2۔ بریکٹ میں دیے گئے الفاظ میں سے صحیح لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

(i) سرمایہ دارانہ یا آزاد مارکیٹ معیشت میں قیمت میکانیزم..................کردار ادا کرتی ہے۔

(سب سے اہم، بہت محدود)

(ii) سرمایہ دارانہ معیشت میں..................پسند کی آزادی کہلاتی ہے۔

(صارف کا اقتدار اعلیٰ، صارف سرپلس)

(iii) سوشلسٹ معیشتیں ....معیشتیں کہلاتی ہیں۔

(مرکزی طور پر منصوبہ بند، لامرکزی)

(iv).................. معیشت میں لوگ دولت بھی جمع کر سکتے ہیں اور اسے اپنے قانونی وارثوں کو منتقل بھی کر سکتے ہیں۔

(سرمایہ دارانہ، سوشلسٹ)

(v) مخلوط معیشت میں پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر...................... رہتے ہیں۔

(ساتھ ساتھ/ساتھ ساتھ نہیں)

3۔مختلف قسم کی معیشتوں کی مندرجہ ذیل امتیازی خواص کو مناسب بکس میں رکھیے۔

منافع کی چاہ، مرکزی منصوبہ بندی، صارف کا اقتدار اعلیٰ، پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر، وراثت کا قانون، سماجی خوشحالی (بہبود)، سرکاری ضوابط (goverment regulations)، سبسی ڈی (اعانت)، مقابلہ آرائی، قیمت میکانیت، نابرابریاں، طبقاتی تصادم کی غیر موجودگی، معاشی منصوبہ بندی اور پسند کی محدود آزادی۔

مخلوط معیشت	سوشلسٹ معیشت	سرمایہ دارانہ معیشت

4.2.2 ترقی کی سطح کی بنیاد پر معیشتوں کی اقسام

(Types of Economies on the Basis of level of Development)

ترقی کی سطح کی بنیاد پر معیشتوں کو دو زمروں میں درجہ بند کیا جاتا ہے۔

(i) ترقی یافتہ معیشت (Developed economy)

(ii) ترقی پذیر معیشت (Developing economy)

نوٹس

اپنے عوام کے معیار زندگی اور فی کس آمدنی اور حقیقی قومی آمدنی کی بنیاد پر ممالک کو ترقی یافتہ یا امیر اور ترقی پذیر یا غریب ممالک کے خطاب سے نوازا جاتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک کی قومی اور فی کس آمدنی زیادہ ہوتی ہے اور تشکیل اصل (یعنی اعلیٰ بچت اور سرمایہ) کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے ۔ایسے ممالک میں اعلیٰ تعلیم یافتہ وسائل انسانی Highly educated Human Resourcs)، بہتر شہری سہولیات، ہیلتھ اور سینی ٹیشن سہولیات، کمتر شرح پیدائش ،کمتر شرح اموات، بچوں کی کمتر شرح اموات،ترقی یافتہ ساجی اور صنعتی ڈھانچہ، اور طاقتور مالی اور راس المالی مارکیٹ موجود ہوتی ہیں۔مختصراً یہ کہ ترقی یافتہ ممالک کا معیار زندگی اعلیٰ ہوتا ہے ۔ترقی پذیر ممالک ترقی کے زینہ پر نچلی سیڑھیوں پر براجمان ہوتے ہیں۔ انھیں اکثر ناترقی یافتہ ، پچھڑے ہوئے یا غریب ممالک بھی کہا جاتا ہے۔ ان ممالک میں قومی اور فی کس آمدنی کم ہوتی ہے۔ ان میں زراعتی اور صنعتی سیکٹر بھی پچھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ان کے یہاں بچت(Saving) سرمایہ (investment) تشکیل اصل(Capital formation) کم ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان ممالک کو برآمدکمائی (export earning) ہوتی ہے مگر عام طور پر یہ ممالک ابتدائی زراعتی پیداوار ہی برآمد کرتے ہیں۔مختصراً یہ کہ ان کا معیار زندگی کمتر ہوتا ہے اور ہیلتھ اور سینی ٹیشن کمزور، بچوں کی شرح اموات زیادہ،شرح اموات وشرح پیدائش زیادہ اور انفراسٹرکچر کمزور ہوتا ہے۔ معاشی ترقی کا انحصار کئی عوامل پر ہوتا ہے اور اس کے معنیٰ بھی مختلف ہوتے ہیں۔ حالانکہ آپ ان چیزوں کے بارے میں پڑھ تو چکے ہیں مگر موجودہ سبق کے سیاق وسباق میں اگر ہم ایک اور مرتبہ معاشی ترقی ، اس کے ڈٹرمنینٹ(determinants) کے معنیٰ پر بحث کر لیں اور معاشی ترقی اور معاشی نمو والی اصطلاحات کے مابین فرق کو پھر سے جان لیں تو یہ بات فائدہ مند ثابت ہوگی۔

4.3 معاشی ترقی کا مفہوم (Meaning of economic development)

معاشی نمو(Economical growth)معاشی ترقی سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ معاشی نمو دراصل قومی آمدنی میں قراریافتہ (sustained) اضافہ ہوتا ہے۔ آبادی کے فرق کو ذہن میں رکھا جائے تو فی کس آمدنی (یعنی قومی آمدنی+کل آبادی) میں اس کی عکاسی ہوتی ہے۔

حالانکہ قومی آمدنی میں سال بہ سال کے اتار چڑھاؤ یا قلیل مدتی تغیرات (short-term variations) رونما ہوسکتے ہیں مگر آگے چل کر قومی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوتے رہنا چاہیے تاکہ یہ معاشی نمو کا ذریعہ بن جائے۔

دوسری طرف معاشی ترقی میں نہ صرف یہ کہ معاشی نمو بلکہ کچھ دیگر معاشی تبدیلیاں بھی شامل ہوتی ہیں جو کسی بھی ملک کے عوام کے معیار زندگی یا کوالٹی آف لائف میں بہتری لاتی ہیں۔ اگر معاشی نمو کے ساتھ ساتھ کسی ملک میں مختلف معاشی تبدیلیاں بھی دیکھنے میں آتی ہیں جیسے کہ غربت اور بے روزگاری میں کمی آنا، آمدنی اور دولت کی نامساوات (نابرابری) میں کمی آنا، شرح خواندگی میں اضافہ، ہلیتھ اور ہائی جین میں بہتری ،آبادی میں ہونے والے اضافہ میں کمی، ماحولیاتی معیاروں میں اصلاح وغیرہ____ کہ جن سے معیارزندگی میں اضافہ ہوتا ہے تو اسے معاشی ترقی کہا جائے گا۔ معاشی ترقی کے لیے ایسی معاشی تبدیلیاں ضروری ہوتی ہیں جولوگوں کے معیار زندگی میں بہتری لانے کا باعث ہوتی ہیں۔ ورنہ معاشی نمو

نوٹس

(Economic growth) کے باوجود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری واقع نہ ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر ترقی کے پھل کو سماج کا اوپری طبقہ جھپٹ لے جائے تو معاشی نمو کے باوجود امیر طبقہ اور زیادہ امیر اور غریب طبقہ اور زیادہ غریب ہوجائے۔ صاف ظاہر ہے کہ معاشی نمو(economic growth) کے مقابلہ معاشی ترقی (economic development) کہیں وسیع تصور ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ معاشی نمو موجود ہے بلکہ دیگر ایسی معاشی تبدیلیاں بھی شامل ہیں جو لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری لاتی ہیں۔

4.4 معاشی ترقی کے فیصلہ کن عناصر

(Determinants of economic development)

معاشی ترقی کے عمل پر بہت سے معاشی اور غیر معاشی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ اہم معاشی عوامل ہیں۔

(i) **قدرتی وسیلے:** قدرتی وسیلوں کی فراہمی معاشی نمو اور معاشی ترقی میں آسانی اور سرعت پیدا کردیتی ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ قدرتی وسیلوں کی کوالٹی سے شرح نمو پر اثر پڑتا ہے۔

(ii) **انسانی وسیلے:** معاشی ترقی کا ایک دوسرا اہم اور فیصلہ کن عنصر ہے، انسانی وسیلوں کی کوالٹی اور مقدار یا آبادی۔ دوسری چیزوں میں تعلیم یافتہ اور تکنیکی طور پر تربیت یافتہ افرادی قوت ہوتی ہے جو معاشی نمو کو اعلیٰ شرح پر پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے برعکس ناخواندہ اور بے ہنر مند آبادی سے معاشی نمو میں مزاحمت پیدا ہوتی ہے۔

(iii) **تشکیل اصل(Capital formation):** معاشی نمو میں تیزی لانے کے لیے اشیائے اصل(Capital goods) کا اسٹاک نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اصل کا اسٹاک بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ بچت کی شرح زیادہ ہو۔ بچت کی سرمایہ (investment) ہونی چاہیے۔ کسی بھی شرح بچت اور سرمایہ (rate of saving and investment) کے لیے شرح نمو(rate of growth) کافی نہ ہو تو ترقی پذیر ممالک تشکیل اصل اور شرح نمو میں اضافہ کرنے کے لیے بیرونی مدد (external assistance) حاصل کرسکتے ہیں۔

(iv) **ٹیکنولوجی(Technology):** معاشی ترقی میں ٹیکنولوجی بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ تکنیکی ترقی کا دارومدار مسلسل طور پر کی جانے والی ریسرچ اور ترقی پر ہوتا ہے۔ ٹیکنولوجیکل پروگریس (تکنیکی ترقی) کے ذریعہ کوئی بھی قوم دیگر مجبوریوں۔ جیسے قدرتی وسیلوں کی قلت اور کمتر پیداواریت پر غالب آسکتی ہے۔ ترقی یافتہ معیشتیں اپنے انسانی اصل (human capital) میں سرمایہ (invest) کرتی ہیں۔

مذکورہ بالا عوامل کے علاوہ دیگر عوامل جیسے (i) ذات کا نظام(caste system)۔(ii) کنبہ کی قسم(family type)۔ (iii) نسلی عوامل (racail factors) اور(iv) سرکاری پالیسیاں بھی شرح نمو اور معاشی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ معاشی ترقی کی پیائش کرنا بڑا مشکل ہے اور اس کے لیے معاشی ترقی کا کوئی ایک اشاریہ(index) فراہم نہیں کردیا جاسکتا۔ معاشی

ترقی کے لیے استعمال کیے جانے والے سب سے عام اشاریہ یعنی فی کس آمدنی میں ہونے والے اضافہ میں بھی ایک تشویش ناک عیب موجود ہے۔ اس اشاریہ میں قدرتی وسیلوں کے صرف کرنے اور ماحولیاتی تنزلی جیسے صنعتوں سے نکلنے والا دھواں یا بہت سے صنعتی فضلوں اور ضمنی پیداواروں کے ذریعہ ہونے والی فضائی اور آبی آلودگی۔ کا کچھ ذکر نہیں ہے۔ جنگلات کو کاٹ کر عمارتی لکڑی کے فروخت سے جو آمدنی ہوگی اسے ایک معاشی مشغلہ سمجھا جائے گا اور اس آمدنی کی قومی آمدنی شماریات میں جمع کر دیا جائے گا ۔لیکن جنگلات کی کٹائی سے جو نقصان ہوگا اسے قومی اکاؤنٹس شماریات میں منفی اندراج (Negative entry) کے طور پر نہیں دکھایا جائے گا۔ اس لیے ماہران معاشیات سنجیدگی سے ایسے نئے اشاریہ پر کام کر رہے ہیں جس میں سماج کے ذریعہ ادا کی جانے والی ان ماحولیاتی لاگتوں (Environment costs) کا بھی شمار موجود ہو اور جسے سماج کی خوش حالی یا بہبود کے اشاریہ (welfare index) کے طور پر استعمال میں بھی لایا جاسکے۔

4.5 معاشی ترقی اور معاشی نمو کے مابین واضح فرق

(Distinguish Between Economic Development And Economic Growth)

معاشی نمو قلیل مدتی پیمائش ہے جس سے قومی اور فی کس آمدنی میں ہونے والے سال بہ سال اضافہ کو حقیقی اصطلاحات میں پیش کیا جاتا ہے۔لیکن قومی آمدنی کے تقسیمی پہلوؤں (distributional aspect) کو آمدنی اشاریہ کے حساب میں شامل نہیں کیا جاتا۔ ایک دوسری اہم بات یہ ہے کہ آمدنی رسائی (income approch) میں غیر پیداآور (unproductive) اور مضمحل نمو (dysfunction growth) اور پیداآور اور سماجی طور پر فائدہ مند نمو کو شامل نہیں کیا جاتا۔اس کے برعکس معاشی ترقی کی پیمائش کے لیے طویل مدت درکار ہوتی ہے۔

معاشی ترقی سے مراد ہوتی ہے مجموعی طور پر معیار زندگی کی ترقی اور زندگی کی کوالٹی کو بہتر بنانا۔ آمدنی کے اشاریہ علاوہ کچھ غیر آمدنی والے اشاریے بھی حساب میں شامل کیے جاتے ہیں۔ جیسے پیدا ہونے پر زندہ رہنے کی توقع میں اضافہ ہوجاتا ہے، بچوں کی شرح اموات کمی اور شرح خواندگی میں اضافہ۔ ان غیر آمدنی والے اشاریوں میں بہتری کا مطلب ہے کہ زندگی کی کوالٹی میں بھی بہتری پیدا ہوئی ہے۔ کچھ اہم ادارے جیسے UNESCO آ اور ILO بیسک نیڈ اپروچ (Basic need Approach) کو شامل کرتے ہیں یعنی روٹی، کپڑے اور مکان کی فراہمی، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی اور نقل وحرکت کی عوامی سہولتوں، اچھی صحت اور تعلیم کو معاشی ترقی کا اشاریہ سمجھتے ہیں۔ اس لیے ترقی کا مقصد بڑے پیمانہ پر موجود لوگوں کی آبادیوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ڈیولپمینٹ پروگراموں میں انسانی ترقی کے اشاریہ (HDI) (Human Development Index) پر زور دیا جاتا ہے۔یعنی یہ ترقی فی کس آمدنی، حصول تعلیم اور زندہ رہنے کی امید پر مبنی ہوتی ہے۔ اس طرح یہ معاشی اور سماجی اظہاریوں (indicators) کا مخلوط اشاریہ ہوتا ہے۔ اس طرح معاشی ترقی بڑی وسیع اصطلاح ہے جو مجموعی طور پر لوگوں کی زندگی کی کوالٹی میں بہتری کا احاطہ کیے ہوتی ہے۔

نوٹس

متن پر مبنی سوالات 4.2

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

1۔ترقی کی سطح کی بنیاد پر دو معاشی زمرے کونسے ہیں؟

2۔معاشی ترقی کے سادہ معنی بتائیے۔

3۔ترقی کے لازمی عناصر/ڈٹرمنینٹ کے معاشی عوامل بتائیے۔

4۔ترقی کو متاثر کرنے والے غیر معاشی عوامل کونسے ہوتے ہیں؟

5۔ترقی کے لیے آمدنی رسائی(Income approach) کا تشویش ناک عیب کونسا ہے؟

6۔معاشی نمو اور معاشی ترقی میں فرق بتائیے؟

7۔معاشی نمو کے لیے تشکیل اصل(capital formation) کس طرح اہم ہوتا ہے؟

آپ نے کیا سیکھا

- اس سبق میں ہم نے معیشت کے معنی سمجھے ہیں۔ یہ سماجی اور قانونی طور پر تسلیم شدہ طریقوں کا ایسا نظام ہے جس کے ذریعہ لوگ روزی کماتے ہیں۔معیشت کو ایسا نظام تعاون بھی سمجھا تا ہے جس کے ذریعہ انسانی ضروریات کی تشفی ہوتی ہے۔
- ماڈرن پیچیدہ معیشت میں تعاون اس شکل میں پایا جاتا ہے کہ ’’آپ یہ کام میرے لیے کریں‘‘ میں وہ کام آپ کے لیے کروں کافی نہیں ہے۔قومی حدوں کو پار کرتا ہوا تعاون دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح معیشت کو آپسی تعاون اور مبادلے (exchange) بھی کہا جاسکتا ہے۔
- پیداواری ذرائع پر کنٹرول اور ملکیت کی بنیاد پر معیشت کو مندرجہ ذیل تین زمروں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے:

  i۔سرمایہ دارانہ معیشت

  ii۔سوشلسٹ معیشت

  iii۔مخلوط معیشت
- سطح ترقی کی بنیاد پر معیشت کو مندرجہ ذیل دو زمروں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے:

  i۔ترقی یافتہ معیشت

  ii۔ترقی پذیر معیشت

نوٹس

- سرمایہ دارانہ معیشت میں انفرادی آزادی اور مقابلہ آرائی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ صارفین بادشاہوں کی طرح کے طرزِ عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نظام قیمت، منافع کی چاہ اور بازاروں کے ذریعہ وسیلوں کو مختص کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- سوشلسٹ معیشت میں اجتماعی ملکیت، سماجی خوش حالی اور معاشی منصوبہ بندی کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ نابرابریاں کم ہوتی ہیں اور طبقاتی تصادم نہیں ہوتا۔
- مخلوط معیشت میں دونوں نظاموں کی خوبیوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ یہاں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ موجود رہتے ہیں۔ پبلک سیکٹر، سوشلسٹ معیشت کی بنیاد پر کام کرتا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر سرمایہ دارانہ معیشت کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔
- ترقی یافتہ امیر ممالک میں فی کس آمدنی زیادہ ہوتی ہے، معیارِ زندگی اور کوالٹی آف لائف بہتر ہوتی ہے۔
- غیر ترقی یافتہ یا غریب مالک میں اس کے برعکس فی کس آمدنی کم ہوتی ہے۔ بچت اور سرمایہ بھی کم ہوتی ہے اس لیے ان کا معیارِ زندگی بھی کم ہوتا ہے۔
- معاشی ترقی کے پروسیس کو بہت سے معاشی اور غیر معاشی عوامل متعین کرتے ہیں۔
- ترقی اور معاشی نمو میں فرق ہوتا ہے۔ عموماً معاشی نمو سے چند منتخب سیکٹروں اور متغیرات (variables) میں جلد ختم ہوجانے والی اصلاحات مراد ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس معاشی ترقی سے قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں طویل مدتی اضافہ اور اس کے علاوہ دیگر غیر معاشی ایسے عوامل مراد ہوتے ہیں، جو مجموعی طور پر کوالٹی آف لائف کو بہتر بناتے ہیں۔

اختتامی مشق

1۔ معیشت کا کیا مفہوم ہے۔ سرمایہ دارانہ معیشت کی نمایاں خصوصیات کیا ہوتی ہیں؟

2۔ معیشت تو آپسی تعاون اور مبادلوں کا نظام ہوتا ہے۔ وضاحت کیجیے۔

3۔ پیداواری ذرائع پر کنٹرول اور ملکیت کی بنیاد پر معیشت کی اقسام بیان کیجیے۔

4۔ معاشی ترقی اور معاشی نمو کے مابین واقع فرق بیان کیجیے؟

5۔ معاشی ترقی کے خاص خاص فیصلہ کن عناصر کونسے ہوتے ہیں؟

نوٹس

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

4.1

1۔ (i) غلط (ii) غلط (iii) صحیح (iv) غلط (v) صحیح

2۔ (i) سب سے اہم (ii) صارف کا اقتدار اعلیٰ (iii) مرکزی طور پر منصوبہ بند

(iv) سرمایہ دار (v) ساتھ ساتھ رہنے والی۔

3۔ مندرجہ ذیل امتیازی خصوصیات کو درجہ بند کریں۔

سرمایہ دارانہ معیشت	سوشلسٹ معیشت	مخلوط معیشت
منافع کی چاہ	مرکزی منصوبہ بندی	پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر
صارف کا اقتدار اعلیٰ	سماجی خوشحالی / بہبود	سرکاری ضابطے
وراثت کا قانون	درجاتی تصادم کی غیر موجودگی	معاشی منصوبہ بندی
مقابلہ آرائی		اعانت معاشی منصوبہ بندی
قیمت میکنزم نابرابری		پسند کی محدود آزادی

4.2

1۔ ترقی یافتہ معیشت اور ترقی پذیر معیشت

2۔ معاشی ترقی کا عمل ایسا ہوتا ہے کہ جس کے ذریعہ طویل عرصہ میں کس معیشت کی حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ قدرتی وسائل، وسائل انسانی، تشکیل اصل، ٹیکنولوجی۔

4۔ نظام ذات پات، کنبہ کی قسم، نسلی نظام۔

5۔ اس میں ماحولی لاگتوں اور وسیلوں میں واقع کمی کو شامل نہیں کیا جاتا۔

6۔ معاشی نمو حقیقی آمدنی میں قلیل مدتی بہتری ہوتی ہے جب کہ معاشی ترقی دراصل حقیقی آمدنی اور مجموعی معیار زندگی اور کوالٹی آف لائف دونوں میں واقع طویل مدتی بہتری ہوتی ہے۔

7۔ اصل برآمد نسبت معلوم ہو تو تشکیل اصل شرح نمو کو متعین کرتی ہے۔